احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ | 17-جون 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 17 جون 1998ء 21 صفر المظفر 1419 ہجری 17 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 128

خدا دعائیں قبول کرتا ہے

حضرت سلمانؓ فارسی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا (-) دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی گویا وہ اور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے تب اس خاص تجلی کی شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوراق ہیں۔

غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔......"

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222-223)

وقفِ عارضی اصلاح نفس کا ذریعہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں

○ "تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(الفضل 12۔ فروری 1977ء)

دعا کامیابی کا سب سے بڑا اور یقینی ذریعہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دعا ایک ایسی طاقتور چیز ہے کہ دنیا میں اور کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور بھی بہت بڑی بڑی طاقتیں ہیں مثلاً پانی کی طاقت بجلی وغیرہ کی طاقت ہے۔ مگر دعا کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ ایک بزرگ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ جس جگہ رہتے تھے ان کے پڑوس میں ایک بڑا امیر رہتا تھا۔ جو ہر وقت گانے بجانے میں مشغول رہتا۔ جس سے انہیں سخت تکلیف ہوتی۔ ایک دن وہ اس کے پاس گئے اور جا کر کہا کہ دیکھو بھئی میں تمہارا ہمسایہ ہوں۔ اس لئے میرا بھی تم پر حق ہے۔ اول تو تمہیں اس لغو کام سے خود ہی رک جانا چاہئے تھا۔ لیکن اگر ایسا نہیں کیا تو اب میری خاطر ہی اسے ترک کردو۔ کیونکہ مجھے اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے وہ چونکہ بڑا رئیس اور صاحب رسوخ تھا اس نے کہا تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے۔ ہم کبھی نہیں رکیں گے۔ انہوں نے کہا اگر آپ اس طرح نہیں رکیں گے تو ہم بھی مجبور ہیں ہم اور طرح سے روکیں گے اس نے کہا کیا تم روکو گے۔ کیا تم میں اتنی طاقت ہے۔ میں ابھی سرکاری گارڈ منگواتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم گارڈ کا بھی مقابلہ کریں گے۔ اس نے کہا تم ان کا کیا مقابلہ کر سکتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ نادان! ہمارا مقابلہ توپوں اور بندوقوں سے نہیں ہو گا بلکہ سہام اللیل سے ہو گا۔ لکھا ہے۔ یہ الفاظ انہوں نے کچھ ایسے دردناک لہجہ میں فرمائے کہ اس کی چیخیں نکل گئیں اور بول اٹھا۔ اس کا مقابلہ نہ میں کر سکتا ہوں نہ میرا بادشاہ کر سکتا ہے۔ آئندہ کے لئے میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ کو گانے بجانے کی آواز نہیں سنائی دے گی۔ تو دعا میں وہ طاقت ہے کہ کوئی توپ و تفنگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ تیر زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے آتے ہیں۔ پھر انسانوں کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدا انسانوں سے لے کر خود پھینکتا ہے اور خدا کے پھینکے ہوئے کو کوئی روک نہیں سکتا۔ کہتے ہیں کہ زمین میں کشش ہے اس لئے جس قدر بلندی سے کوئی چیز گرے اسی قدر زور سے گرتی ہے۔ خدا تعالیٰ یوں بھی سب بلندیوں سے بلند تر ہے اس لئے اس کے ہاں سے آیا ہوا تیر کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ پہاڑوں کی روکوں اور قلعوں کی دیواروں کو چیرتا اور سب پردوں کو چاک کرتا ہوا منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ پس دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو سب سے بڑا اور یقینی ہے۔

(خطبات محمود جلد 5 ص 141)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

ہماری تاریخ

کسر صلیب کانفرنس لندن - 1978ء

2- جون 1978ء کو لندن میں کسر صلیب کانفرنس شروع ہوئی جو 3- دن جاری رہی

کانفرنس کے آغاز میں امام بیت الفضل لندن نے خطبہ استقبالیہ میں کانفرنس کا مقصد بیان کیا۔ پھر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کانفرنس کے موضوع کی وضاحت فرمائی۔

انڈیا کے مشہور ماہر آثار قدیمہ پروفیسر فدا محمد حسنین کا مقالہ ریٹائرڈ ایر مارشل ظفر چوہدری نے پڑھا۔ پروفیسر صاحب نے اپنے مقالہ میں قدیم کتب کے اقتباسات سے ثابت کیا کہ آج سے انیس سو سال پہلے یوز آسف نبی کشمیر میں آئے اور پھر یہیں انہوں نے وفات پائی۔

دوسرا مقالہ جناب اندریاس فیبر قیصر کا تھا۔ مقالہ نگار جرمنی کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے خود جا کر قبر مسیح کے بارہ میں تحقیق کی۔ ان کی یہ تحقیق کتاب

"Jesus died in Kashmir"

کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

پہلے دن کے اجلاس کا آخری مقالہ چیکوسلاویکیہ کے ڈاکٹر لیزس لیو فلپ ایم۔ ڈی کا تھا۔ آپ نے پیرس کی یونیورسٹیوں سے پوسٹ گریجوایٹ کورسز کئے۔ پھر چارلس یونیورسٹی پراگ میں تشخیص امراض کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ انہوں نے اپنے مقالہ میں مسیحؑ کے سفر کشمیر کے بارہ میں مختلف استشہاد پیش کئے۔ آخر میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سامعین کے سوالات کے جوابات دئے۔

3-جون کسرِ صلیب کانفرنس لندن کے دوسرے روز بھی کثیر تعداد میں سامعین نے شرکت کی۔ آج کے مقالہ نگاروں میں جناب عبدالسلام صاحب میڈیسن، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب شامل تھے۔

اس اجلاس کے آخر پر ایک قرارداد میں حکومت بھارت سے درخواست کی گئی کہ وہ سری نگر کشمیر کے محلہ خان یار میں واقع "روضہ بل" کو ایک تاریخی اور مذہبی اہمیت کی حامل یادگار کا درجہ دے اور اس کی حفاظت اور زیبائش کا مناسب انتظام کرے۔ نیز مقبرہ ں اصلیت کے بارہ میں تحقیقات کی اجازت اور ضروری سہولتیں فراہم کرے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 4۔ جولائی 78)

4-جون لندن کی کسر صلیب کانفرنس سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے معرکتہ الآراء اختتامی خطاب فرمایا۔ ڈیڑھ ہزار سے زائد افراد نے آپ کا خطاب سنا جو ایک گھنٹہ جاری رہا۔

آپ نے عقلی اور نقلی دلائل سے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات ثابت کی۔ اور عالمِ عیسائیت کو سچائی کو قبول کرنے کی دعوت دی۔

آپ نے برٹش کونسل آف چرچز کی اس دعوت کو قبول کرنے کا بھی اعلان فرمایا جس میں لندن کانفرنس کے حوالے سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ باہمی تبادلہ خیالات کرنے پر تیار ہیں۔ (روزنامہ الفضل 19-جون 1978ء)

پہلے سمجھے تھے کہ مُوسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اِک لفظ مسیحا نکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نُور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بَیضا نکلا

غزل

چاند نگر کے چشمے خون اگلتے ہیں
دریا سوکھ گئے ہیں ساحل جلتے ہیں

جھیلوں کے پردیسی بھیگی راتوں میں
رک رک کر رستے کے پلوں پر چلتے ہیں

بارش ہو تو دھو لیتے ہیں چہروں کو
دھوپ کھلے تو بھوک کا غازہ ملتے ہیں

جاگنے والے اشکوں کی آواز نہ سن
آنکھ کے سورج ڈھلتے ڈھلتے ڈھلتے ہیں

یاروں نے تو کب کا ملنا چھوڑ دیا
دشمن ہفتے عشرے آن نکلتے ہیں

جا رہنے کو شہر بھی ہیں ویرانے بھی
ان کی گلی میں جاؤ تو ہم بھی چلتے ہیں

ہم سیلانی تم مالک ہو شہروں کے
عیش کرو۔ آرام کرو۔ ہم چلتے ہیں

اپنے بیگانے حیران ہیں مدت سے
حضرتِ مضطرؔ گرتے ہیں نہ سنبھلتے ہیں

چوہدری محمد علی

مشقت کی عادت

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"حضرت بانی سلسلہ نہایت محنت کش تھے اور خلوت کے دل دادہ ہونے کے باوجود مشقت سے نہ گھبراتے تھے اور بارہا ایسا ہوتا تھا کہ آپ کو جب کسی سفر پر جانا پڑتا تھا تو سواری کا گھوڑا نوکر کے ہاتھ آگے روانہ کر دیتے اور آپ پیادہ پا بیس پچیس میل کا سفر طے کر کے منزل مقصود پر پہنچ جاتے بلکہ اکثر اوقات آپ پیادہ ہی سفر کرتے تھے اور سواری پر کم چڑھتے اور یہ عادت پیادہ چلنے کی آپ کو آخر عمر تک تھی اور ستر سال سے متجاوز عمر میں جبکہ بعض سخت بیماریاں آپ کو لاحق تھیں اکثر روزانہ ہوا خوری کے لئے جاتے تھے اور چار پانچ میل روزانہ پھر آتے اور بعض اوقات سات میل پیدل پھر لیتے تھے اور بڑھاپے سے پہلے کا حال آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات صبح کی نماز سے پہلے اٹھ کر اور وڈالہ تک پہنچکر (جو بٹالہ کی سڑک پر قادیان سے قریباً ساڑھے پانچ میل پر ایک گاؤں ہے) صبح کی نماز کا وقت ہوتا تھا۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو نومبر 1916ء صفحہ 402)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کی حقیقت افروز تحریرات کی روشنی میں

ہمارا پیارا اللہ

خدا ایک پیارا خزانہ ہے

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو۔ کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں۔ اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی اور جیسے گدھ اور کتے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے۔ وہ خدا سے بہت دور جا پڑے...... ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو..... اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔"

(کشتی نوح - روحانی خزائن جلد 19 ص24)

یہ زندگی کا چشمہ ہے

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 ص 23)

ذاتِ باری کا اسم اعظم

ذات واجب الوجود کا اسم اعظم جو اللہ ہے کہ جو اصطلاح قرآنی ربانی کے رو سے ذات مستجمع جمیع صفات کاملہ اور منزہ عن جمیع رذائل اور معبود برحق اور واحد لاشریک اور مبداء جمیع فیوض پر بولا جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ - روحانی خزائن جلد1 ص 415 حاشیہ نمبر11)

اللہ کا معنی اللہ جس کا ترجمہ ہے وہ معبود یعنی وہ ذات جو غیر مدرک اور فوق العقول اور وراء الوراء اور دقیق در دقیق ہے جس کی طرف ہر ایک چیز عابدانہ رنگ میں یعنی عشقی فنا کی حالت میں جو نظری فنا ہے یا حقیقی فنا کی حالت میں جو موت ہے رجوع کر رہی ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ - روحانی خزائن جلد 17 ص268)

تمام صفات کا موصوف

قرآن کی اصطلاح کی رو سے اللہ اس ذات کا نام ہے جس کی تمام خوبیاں حسن و احسان کے کمال کے نقطہ پر پہنچی ہوئی ہوں اور کوئی منقصت اس کی ذات میں نہ ہو۔ قرآن شریف مین تمام صفات کا موصوف صرف اللہ کے اسم کو ہی ٹھہرایا ہے تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اللہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس میں پائی جائیں۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص21)

تمام صفات کاملہ کا مجمع

قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ اس ذات کامل کا نام ہے کہ جو معبود برحق اور مستجمع جمیع صفات کاملہ اور تمام رذائل سے منزہ اور واحد لاشریک اور مبداء جمیع فیوض ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک قرآن شریف میں اپنے نام اللہ کو تمام دوسرے اسماء و صفات کا موصوف ٹھہرایا ہے اور کسی جگہ کسی دوسرے اسم کو یہ رتبہ نہیں دیا۔ پس اللہ کے اسم کو بوجہ موصوفیت تامہ ان تمام صفتوں پر دلالت ہے جن کا وہ موصوف ہے اور چونکہ وہ جمیع اسماء اور صفات کا موصوف ہے اس لئے اس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ جمیع صفات کاملہ پر مشتمل ہے....... نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالات تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لا سکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں اور کوئی ایسی خوبی نہیں کہ عقل اس خوبی کے امکان پر شہادت دے۔ مگر اللہ تعالیٰ بدقسمت انسان کی طرح اس خوبی سے محروم ہو بلکہ کسی عاقل کی عقل ایسی خوبی پیش ہی نہیں کر سکتی کہ جو خدا میں نہ پائی جائے۔ جہاں تک انسان زیادہ سے زیادہ خوبیاں سوچ سکتا ہے وہ سب اس میں موجود ہیں اور اس کو اپنی ذات اور صفات اور محامد میں من کل الوجوہ کمال حاصل ہے اور رذائل سے بکلی منزہ ہے۔ اب دیکھو یہ ایسی صداقت ہے جس سے سچا اور جھوٹا مذہب ظاہر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ تمام مذہبوں پر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ بجز اسلام دنیا میں کوئی بھی ایسا مذہب نہیں ہے کہ جو خدائے تعالیٰ کو جمیع رذائل سے منزہ اور تمام محامد کاملہ سے متصف سمجھتا ہو۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد1 ص 435 حاشیہ نمبر11)

پاک قدرتوں کا مظہر

قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں۔ کیونکہ کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے۔ کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبداء ہے تمام مخلوق کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور مالک ہے تمام جزا سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا۔ اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے اس نے ہر ایک چیز کو اٹھا رکھا ہے۔ اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر یک چیز پر محیط ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے۔ اور ہر یک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا۔ اور اس کی ذات کا پرتوہ ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو۔ اور خود بخود ہو کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو۔ اور خود بخود ہو۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد20 ص153)

واحد لاشریک

خدا تعالیٰ نے اسم اللہ کو اپنے تمام صفات اور افعال کا موصوف ٹھہرایا ہے۔ تو اللہ کے لفظ کے معنی کرنے کے وقت کیوں اس ضروری امر کو ملحوظ نہ رکھا جاوے۔ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ قرآن شریف سے پہلے عرب کے لوگ اللہ کے لفظ کو کن معنوں پر استعمال کرتے تھے۔ مگر ہمیں اس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اول سے آخر تک اللہ کے لفظ کو انہیں معنوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ وہ رسولوں اور نبیوں اور کتابوں کا بھیجنے والا اور زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اور فلاں فلاں صفت سے متصف اور واحد لاشریک ہے۔ ہاں جن لوگوں کو خدا تعالیٰ کا کلام نہیں پہنچا۔ اور بالکل بے خبر ہیں۔ ان سے ان کے علم اور عقل اور فہم کے موافق مواخذہ ہو گا۔ لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ وہ ان مدارج اور مراتب کو پالیں جو رسول کریم کی پیروی سے لوگوں کو ملیں گے۔ کیونکہ جن منازل تک بباعث پیروی نور رسالت پیروی کرنے والے پہنچ سکتے ہیں محض اندھے نہیں پہنچ سکتے۔ اور یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 176)

سچا خدا

کیا عقل سلیم اس بات کو قبول کرلے گی کہ ایک مرنے والا اور خود کمزور کسی پہلو سے خدا بھی ہے۔ حاشا و کلّا ہرگز نہیں۔ بلکہ سچا خدا وہی خدا ہے جس کی غیر متبدل صفات قدیم سے آئینہ عالم میں نظر آرہی ہیں اور جس کو ان باتوں کی حاجت نہیں کہ کوئی اس کا بیٹا ہو اور خودکشی کرے تب لوگوں کو اس سے نجات ملے۔ بلکہ نجات کا سچا طریق قدیم سے ایک ہی ہے...وہ سچا طریق یہی ہے کہ الٰہی منادی کو قبول کر کے اس کے نقشِ قدم پر ایسا چلیں کہ اپنی نفسانی ہستی سے مرجائیں۔ اور اسی طرح اپنے لئے آپ فدیہ دیں اور یہی طریق ہے جو خدا تعالیٰ نے ابتداء سے حق کے طالبوں کی فطرت میں رکھا ہے۔"

(نور القرآن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 365)

وہ غیر متغیر ہے

"خدا وہ ذات ہے جو اپنی تمام صفات میں کامل ہے اور ازل سے ایک ہی رنگ اور ایک ہی طریق پر چلا آتا ہے۔ نہ اس میں حدوث ہے نہ وہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے اور کوئی پیدا ہونے والا اور مرنے والا بجز عبودیت کے کوئی ایسا تعلق اس سے نہیں رکھتا جسے کہا جائے کہ وہ اس کی خدائی کا حصہ دار ہے بلکہ ایسا خیال کرنا اس ذات کے انکار سے بھی بدتر اور انسان کی تمام بدکاریوں سے بڑھ کر ایک سخت درجہ کا برا خیال ہے۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے سب سے زیادہ مرتبہ پر وہ لوگ ہیں جن کا نام نبی یا رسول ہے۔ بے شک وہ خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں۔ مقبول ہیں نہایت درجہ کے عزت دار ہیں۔ اسی میں کھوئے گئے اور اسی کا روپ بن گئے اور خدا تعالیٰ کا جلال ان میں ظاہر ہوا۔ اور خدا ان میں اور وہ خدا میں مگر تاہم ان میں سے ہم حقیقتاً نہ کسی کو خدا کہہ سکتے ہیں اور نہ خدا کا بیٹا"

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 379)

وہ بے انتہا حکمتوں والا ہے

"ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی آواز سنتی ہے۔ ہر ایک چیز پر خدا تعالیٰ کا تصرف ہے اور ہر ایک چیز کی تمام ڈوریاں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اس کی حکمت ایک بے انتہا حکمت ہے، جو ہر ایک ذرہ کی جڑ تک پہنچی ہوئی ہے اور ہر ایک چیز میں اتنی ہی خاصیتیں ہیں جتنی اس کی قدرتیں ہیں جو شخص اس بات پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ اس گروہ میں داخل ہے۔ جو ماقدروا اللہ حق قدرہ کے مصداق ہیں اور چونکہ انسان کامل مظہر اتم تمام عالم کا ہوتا ہے اس لئے تمام عالم اس کی طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے وہ روحانی عالم کا ایک عنکبوت ہوتا ہے اور تمام عالم اس کی تاریں ہوتی ہیں اور خوارق کا یہی سرّ ہے۔

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 ص 31)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد سلیمان

قسط دوم آخری

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

پاکیزہ تمنائیں

پُرشوکت اشعار

آنحضور ﷺ نے ایک موقعہ پر ایک سریہ روانہ کیا جس میں حضرت خبیب بن عدی بھی شامل تھے۔ دشمن نے دھوکہ سے ان کے ساتھیوں کو راستے میں شہید کردیا اور آپ کو مکہ لے جاکر بنو حارث کے ہاں بیچ دیا۔ کیونکہ آپ نے بدر کے موقعہ پر حارث کو قتل کیا تھا تاکہ وہ اپنے باپ کا انتقام لے سکیں۔

جب آپ کو مقتل کی طرف لے جایا گیا۔ تو آپ نے قتل ہونے سے قبل دو نوافل ادا کئے۔ اور کہا کہ اگر مجھے اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ تم سمجھو کہ میں موت سے خوفزدہ ہوں تو میں زیادہ لمبے نوافل پڑھتا۔ پھر آپ نے قتل ہونے سے قبل یہ پرشوکت اشعار کہے

مااان ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای شق کان للہ مصرع
و ذلک فی ذات الالہ و ان یشاء
یبارک علی اوصال شلو ممزع

کہ یاد رکھو کہ مجھے موت کا کوئی خوف نہیں۔ آج تو میری دلی تمنا پوری ہونے کا وقت آگیا ہے۔ پس مجھے کیا خوف کہ جب میں اسلام کی حالت میں قتل ہوں گا تو کس کروٹ پر میرا بدن گرے گا۔ کیونکہ یہ سب کچھ محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر ہو رہا ہے اس لئے اگر خدا چاہے تو میرے بدن کے ہونے والے ٹکڑے ٹکڑے کو رحمتوں اور برکتوں سے بھردے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان)

معصوم کی تمنّا

یہ شوق شہادت صرف بڑوں میں ہی نہیں تھا بلکہ چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی شہادت کا شوق موجیں مار رہا تھا۔

جنگ بدر کے موقعہ پر جب اسلامی لشکر مدینہ سے روانہ ہوا تو تھوڑی دور جاکر حضور ﷺ نے لشکر کا جائزہ لینے کے لئے پڑاؤ ڈالا آپؐ نے دیکھا کہ بعض بچے بھی ساتھ ہو لئے ہیں آپ نے ان سب کو واپس بھیج دیا۔ ان بچوں میں ایک حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ بھی تھے۔ ان کے بڑے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں۔

"میں نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ وہ حضور ﷺ سے چھپتا پھرتا ہے۔ میں نے کہا اے بھائی یہ کیا کر رہے ہو۔ تو انہوں نے جواب دیا۔

میں ڈرتا ہوں کہ کہیں حضورؐ مجھے چھوٹا سمجھتے ہوئے واپس نہ بھیج دیں جبکہ میری دلی تمنا ہے کہ میں بھی جنگ کے لئے نکلوں شائد اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت کا رتبہ عطا کرے۔

آخر کب تک آپ چھپتے کچھ دیر بعد حضور ﷺ نے آپ کو دیکھ لیا۔ اور واپس جانے کو کہا تو آپ اپنے معصوم چہرے کے ساتھ رونے لگ گئے۔ اس پر حضور ﷺ نے ان کے غیر معمولی شوق کو دیکھ کر انہیں اجازت دے دی۔ چنانچہ آپ جنگ بدر میں شامل ہوئے اور لڑتے لڑتے جام شہادت نوش فرمایا۔

(اسد الغابہ باب ذکر عمیر بن ابی وقاص)

کشتی کروائی گئی

اسی طرح جنگ احد کے موقعہ پر جب حضور ﷺ نے لشکر کا جائزہ لیا اور کم عمر بچے جو جہاد کے شوق میں ساتھ آگئے تھے واپس کئے گئے۔ تو انہی میں رافع بن خدیج بھی تھے۔ مگر تیر اندازی میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔ ان کی اس خوبی کی وجہ سے ان کے والد نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ان کی سفارش کی کہ ان کو شریک جہاد ہونے کی اجازت دی جائے۔ آنحضرت ﷺ نے رافع کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سپاہیوں کی طرح خوب تن کر کھڑے ہو گئے۔ تاکہ چست اور لمبے نظر آئیں۔ چنانچہ ان کا یہ داؤ چل گیا اور آنحضرت ﷺ نے انہیں ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اس پر ایک اور لڑکا سمرۃ بن جندب نامی جسے واپسی کا حکم مل چکا تھا اپنے باپ کے پاس گیا کہ اگر رافع کو لیا گیا ہے تو مجھے بھی اجازت ملنی چاہئے کیونکہ میں رافع سے مضبوط ہوں اور اسے کشتی میں نیچے گرا لیتا ہوں۔ باپ کو بیٹے کے اس اخلاص پر بہت خوشی ہوئی اور وہ اسے ساتھ لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بیٹے کی خواہش بیان کی آنحضرت ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اچھا رافع اور سمرۃ کی کشتی کراؤ۔ تاکہ معلوم ہو کہ کون زیادہ مضبوط ہے۔ چنانچہ مقابلہ ہوا اور واقعہ میں سمرہ نے پل بھر میں رافع کو اٹھا کر دے مارا جس پر آنحضرت ﷺ نے سمرہ کو بھی ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور اس معصوم بچے کا دل خوش ہو گیا۔

(سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم ص 284-285)

رافع کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ احد کے میدان میں ان کو ایک ایسا تیر لگا جو جسم سے نکل نہیں رہا تھا۔ بڑی مشکل سے کھینچ کر جب اسے نکالا گیا تو اس کی نوک کا کچھ حصہ اندر رہ گیا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمہارے حق میں گواہی دوں گا کہ تم شہید ہو۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں آپ کا یہی پرانا زخم ہرا ہو گیا جس وجہ سے آپ نے وفات پائی۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ باب ذکر رافع بن خدیجؓ)

معذوروں کی سبقت

قدوسیوں کی یہ حیرت انگیز، ناقابل بیان جماعت تھی کہ جن کے معذور افراد بھی کسی سے پیچھے نہ تھے۔ بلکہ وہ بھی اپنے تندرست ساتھیوں کے شانہ بشانہ ہر نیکی کے میدان میں رواں دواں تھے۔

حضرت عمرو بن الجموحؓ انصاری صحابی تھے۔ آپ کی ٹانگوں میں لنگڑا پن تھا۔ جب بدر کے لئے صحابہ نکلے تو آپ نے بھی نکلنے کا ارادہ کیا۔ مگر آپ کے بیٹوں نے حضور ﷺ کی ہدایت پر آپ کو نکلنے نہ دیا۔ کیونکہ آپ لنگڑے تھے۔ مگر جب غزوہ احد کا وقت آیا۔ تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تم نے مجھے بدر سے روکا تھا مگر اب غزوہ احد سے نہ روکنا۔ بچوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے معذوروں کو پیچھے رہنے کی اجازت دی ہے۔ آپ کیسے جائیں گے۔ اس پر آپ آنحضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بیٹے مجھے آپ کے ساتھ نکلنے سے روک رہے ہیں۔

اللہ کی قسم میری تو دلی تمنا ہے کہ میں شہید ہو کر اپنے اسی لنگڑے پن کے ساتھ جنت میں گھوموں پھروں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا جہاں تک آپ جیسے معذوروں کا تعلق ہے تو اللہ نے آپ کی معذوری کو قبول کرتے ہوئے آپ کو پیچھے رہنے کی اجازت دی ہے۔ اور آپ پر جہاد ابھی فرض نہیں۔ مگر ساتھ ہی ان کی دلی تمنا پر نظر کرتے ہوئے آپ نے ان کے بیٹے کو نصیحت کی کہ انہیں نہ روکیں۔ شاید اللہ تعالیٰ انہیں شہادت کا عظیم مرتبہ عطا فرمائے۔

چنانچہ حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ نے ہتھیار لئے اور حضور ﷺ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے چل پڑے۔ آپ راستے میں یہ دعا کرتے جاتے تھے۔

اے میرے اللہ مجھے شہادت عطا فرما۔ اور مجھے شہادت کے بغیر خائب و خاسر کر کے واپس گھر والوں کی طرف نہ لوٹانا۔ چنانچہ آپ کی یہ دلی تمنا مقبول ہوئی اور احد کے میدان میں جام شہادت نوش فرمایا۔ حضور ﷺ نے آپ کے متعلق یہ بشارت سنائی کہ

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے انہیں جنت میں اپنے لنگڑے پن کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

(اسد الغابہ باب ذکر عمرو بن الجموح)

مردوں کے شانہ بشانہ

شہادت کی تمنا صرف مسلمان مردوں میں ہی نہ تھی بلکہ مسلمان خواتین بھی شوق شہادت سے سرشار تھیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ سے عرض کی

ہم دیکھتی ہیں کہ جہاد افضل عمل ہے۔ کیا ہم بھی جہاد نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں تم پر تلوار کا جہاد فرض نہیں بلکہ تمہارے لئے افضل جہاد حج کرنا ہے۔

(بخاری۔ کتاب الجہاد باب فضل الجہاد)

مگر اس کے باوجود بعض خواتین جو شوق جہاد اور شوق شہادت میں بہت آگے بڑھ چکی تھیں نے عملاً جہاد بالسیف میں بھی حصہ لیا اور جام شہادت نوش کیا۔

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا بھی انہی خوش قسمت خواتین میں شامل تھیں۔

میں کامیاب ہو گیا

یاد رہے کہ انہی کے بھائی حضرت حرام بن ملحان معرکہ بئر معونہ میں جب دشمن کے نرغے میں آگئے اور ایک بدبخت نے اس زور سے ان کے سینے پر نیزہ مارا کہ وہ جسم سے پار ہو گیا تو انہوں نے بہتے ہوئے خون کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اوپر اچھال دیا اور بڑی مسرت اور پُرجوش الفاظ سے یہ نعرہ لگایا

فزت و رب الکعبہ
فزت و رب الکعبہ

کعبہ کے رب کی قسم کہ میں کامیاب ہو گیا۔

کعبہ کے رب کی قسم کہ میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ کیونکہ آج میری شہادت کی حسرت اور جان کا نذرانہ پیش کرنے کی تمنا پوری ہوئی)

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونہ)

میرے لئے بھی دعا کریں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک دن آپؐ ان کے گھر آرام فرماتے ہوئے سوگئے کچھ دیر بعد مسکراتے ہوئے اٹھے۔ ام حرام نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مسکرا کیوں رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ میں نے دیکھا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ۔ اللہ کے رستے میں جہاد کی غرض سے سمندری بیڑے پر سوار ہیں اور اس شان سے سوار ہیں کہ جس طرح بادشاہ اپنے شاہی تختوں پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس پر بے ساختہ حضرت ام حرامؓ نے عرض کی

یا رسول اللہ۔ اللہ کے حضور میرے لئے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی اسی خوش قسمت گروہ میں شامل کردے۔ آپؐ نے دعا کی اور پھر سوگئے۔ پھر وہی نظارہ دیکھ کر اٹھے پھر ام حرامؓ نے دعا کی درخواست کی آپؐ نے پھر دعا کی یہ واقعہ تین بار ہوا۔ آپؐ نے دعا کرنے کے بعد انہیں خوشخبری دے دی تھی کہ تو ان میں شامل ہوگی۔

(بخاری کتاب الجہاد باب غزوۃ المراۃ فی البحر)

چنانچہ آپ کی یہ دلی تمنا حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں پوری ہوئی جب پہلا بحری بیڑہ قسطنطنیہ کی طرف بھیجا گیا۔ آپ بھی اس میں شامل تھیں۔ آپ وہیں اپنی اونٹنی سے گر پڑیں جس کی وجہ سے وفات پائی اور جام شہادت نوش فرمایا۔ پس دیکھیں یہ کیسے لوگ تھے کہ شہادت کی تمنا میں بھائی بہنوں سے آگے نکل رہے ہیں اور بہنیں بھائیوں پر سبقت لے جا رہی ہیں۔ کیسا عظیم انقلاب تھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیدا فرما دیا تھا کہ عشق خدا اور عشق رسولؐ میں سرشار یہ صحابہ بھیڑ بکریوں کی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی گردنیں کٹوانے کے شوق میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں تھے۔

مرنے کے بعد کی تمنا

شہادت کا مقام اور اس کی شان دیکھتے ہوئے صحابہ میں اس کا شوق اور جذبہ اس قدر بڑھ گیا تھا۔ کہ مرنے کے بعد بھی شہید کی یہی تمنا ہوتی کہ پھر دنیا میں جائے۔ اور ایک بار نہیں بار بار راہ خدا میں لڑتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"جنت میں داخل ہونے والوں میں سے کوئی بھی دنیا میں واپس آنے کی تمنا نہیں کرتا سوائے شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا میں واپس لوٹ جائے۔ اور پھر شہید ہو۔ پھر زندہ ہو پھر شہید ہو اور دسیوں بار یہ سلسلہ جاری رہے۔"

(بخاری کتاب الجہاد باب تمنّی المجاہد ان یرجع الی الدنیا)

وائے حسرت

وہ صحابہ جو میدان جنگ میں شہادت کا جام نوش نہ کر سکے وہ (منهم من ينتظر) کے مطابق بڑی شدت اور بڑی حسرت سے اس تمنا کے پورا ہونے کا انتظار کرتے تھے۔ انہی میں سے ایک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خالدؓ بن ولید کا وہ وقت یاد کرو جب بستر مرگ پر روتے روتے اس کی ہچکی بندھ گئی۔ اور ایک عیادت کرنے والے نے تعجب سے پوچھا کہ اے اللہ کی تلوار!! تو جو میدان جہاد کی ان کڑی اور مہیب منزلوں میں بھی بے خوف و خطر اور بے نیام رہا جہاں بڑے بڑے دلاوروں کے پتے پانی ہوتے تھے۔ آج تو موت سے اتنا خائف کیوں ہے۔ تجھے یہ بزدلی زیب نہیں دیتی۔ خالد نے اسے جواب دیا کہ نہیں نہیں خالد بن ولید موت سے خائف نہیں ہے بلکہ اس غم سے نڈھال ہے کہ راہ خدا میں شہادت کی سعادت نہ پا سکا۔

یہ وہی خالد تھا۔ جو ہر میدان جہاد میں یہ تمنا لے کر گیا۔ کہ کاش میں بھی ان خوش نصیبوں میں داخل ہو جاؤں۔ جو اللہ کی راہ میں شہید کئے جاتے ہیں۔ یہ تمنا لئے ہوئے وہ ہر خطرے کے بھنور میں کود پڑا۔ اور ہر اس گھمبیر مقام پر پہنچا جہاں سر تن سے جدا کئے جا رہے تھے۔ اور گردنیں کاٹی جا رہی تھیں اور سینے برمائے جا رہے تھے۔ اور اعضاء بدن ٹکڑے ٹکڑے کئے جا رہے تھے۔ لیکن ہر ایسے مقام سے وہ غازی بن کر لوٹا اور شہادت کا جام نہ پی سکا۔

پس بستر مرگ پر اس سوال کرنے والے کو خالد نے اپنے بدن کے وہ داغ دکھائے۔ جو میدان جہاد میں کھائے جانے والے زخموں نے پیچھے چھوڑے تھے۔ اپنے بدن سے کپڑا اٹھایا اور اپنا پیٹ دکھایا۔ اور اپنی چھاتی دکھائی اور اپنے بازو ننگے کئے۔ اور کندھوں کے جوڑ تک اپنے داغ داغ بدن کا ماجرا اس کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔ اور کہا کہ

دیکھو۔ اور یہ دیکھو۔ اور یہ دیکھو۔

اور اے دیکھنے والے مجھے بتاؤ کہ کیا ایک انچ بھی ایسی جگہ تجھے دکھائی دیتی ہے جہاں اللہ کی راہ میں خالد نے زخم نہ کھائے ہوں۔ لیکن

وائے حسرت اور وائے حسرات اور وائے حسرت

کہ خالد شہید نہ ہو سکا۔ یہ زخم جو آج مجھے کھائے جا رہا ہے ان زخموں کے دکھ سے کہیں زیادہ جاں سوز ہے جو شوق شہادت میں میں نے اللہ کی راہ میں کھائے تھے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12۔ اگست 1983ء)

☆-☆-☆-☆

ذوالبجادین

حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی قوم نے ان کے تمام کپڑے اتروا لئے وہ اپنی ماں کے پاس گئے تو اس نے انہیں ایک چادر دے دی۔ انہوں نے اس کے دو ٹکڑے کئے ایک تو تہہ بنا لیا اور ایک اوپر قمیص کے طور پر لے لی۔

یہی ان کی جائیداد تھی جسے لے کر وہ خوش خوش حضورؐ کے پاس آ گئے اور حضورؐ نے دو چادروں کی وجہ سے ہی انہیں ذوالبجادین کا لقب عطا فرمایا۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 122 از عبدالکریم جزری۔ مکتبہ اسلامیہ طہران)

یہ کیفیت دو چار صحابہ کی نہیں سب مہاجرین کی تھی۔ وہ جہاں جہاں سے بھی آئے اپنے تمام اموال اور جائیدادیں یا خود چھوڑ کر آ گئے یا دشمنوں نے زبردستی چھین لیں۔ اور ان پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ بڑے بڑے مالدار اور تاجر صحابہؓ اس حال میں مدینہ پہنچے کہ تن کے کپڑوں کے سوا اور کوئی چیز ان کے پاس نہ تھی۔

ہاں آسمان سے حاصل ہونے والی رضاء الٰہی کی رداان پر سایہ فگن تھی۔

آنحضرت ﷺ کی اپنی تمام آبائی جائیداد جو مکہ میں تھی اس پر عقیل نے (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) قبضہ کر لیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی جگہ چھوڑی ہے جہاں ہم ٹھہر سکیں۔ اور ایسی عالی ظرفی کا مظاہرہ کیا کہ فتح کے باوجود وہ مکانات اور جائیدادیں ان سے واپس نہ لی گئیں۔

(بخاری۔ کتاب المغازی باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

★......★......★......★

تمباکو نوشی سے پرہیز کا عالمی دن

کولمبس نے جب امریکہ دریافت کیا تو وہاں کے باشندوں کو تمباکو استعمال کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ 1492ء کی بات ہے۔ لیکن 1556ء میں اسے یورپ میں اور 1565ء میں انگلینڈ میں لایا گیا جس کے بعد اس کی کاشت اور استعمال تمام دنیا میں پھیل گیا۔

اگرچہ تمباکو کے نقصانات کا علم شروع دن سے ہی ہو گیا تھا مگر اس کو روکنے کے لئے کچھ نہیں کیا گیا اور اسے بھی دوسری نشہ آور اشیا کی طرح سمجھ کر چھوڑ دیا گیا لیکن پچھلے دہاکے سے اس معاملہ پر سنجیدگی سے غور کیا جانے لگا اور اسی سلسلے میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (W.H.O) نے 1988ء میں تمام دنیا کے ملکوں سے اپیل کی کہ 31۔ مئی کو تمباکو نوشی سے پرہیز کا عالمی دن منایا جائے۔ چنانچہ 1988ء سے ہر سال 31۔ مئی کو یہ دن منایا جاتا ہے جس میں دنیا کے تمام ممالک میں تمباکو کے نقصانات پر لیکچر، سیمینار، اور ورک شاپس منعقد کئے جاتے ہیں اور پبلک اور حکومتوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

سائنس دانوں نے اپنے تجربات کے نتیجہ میں یہ بات بتائی ہے کہ ایک سگرٹ پینے سے انسان کی عمر میں ساڑھے پانچ منٹ اور بچوں کی عمر میں گیارہ منٹ کم ہو جاتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پاکستان میں کم از کم چار کروڑ افراد اس جان لیوا عادت میں مبتلا ہیں۔ اور روزانہ ہزاروں نوجوان اور بچے اس عادت کو اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں اور اس صورت حالات کو بدلنے کے لئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی جا رہی۔

عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ دنیا کی ساڑھے پانچ ارب آبادی میں سے 101 کروڑ مرد اور عورتیں کسی نہ کسی شکل میں تمباکو کا استعمال کرتے ہیں۔ بی۔ بی۔ سی کے مطابق تمباکو چاہے سگرٹ اور بیڑی یا سگار کی شکل میں پیا جائے چاہے پان میں ڈال کر کھایا جائے اس سے پچیّس قسم کے سرطان اور دیگر بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جن میں پھیپھڑوں، منہ اور پتّے کا سرطان سر فہرست ہیں۔ دنیا میں ہر سال تیس لاکھ ساٹھ ہزار کے لگ بھگ افراد تمباکو کے استعمال سے ہلاک ہوتے ہیں۔ پاکستان میں ہر سال ساٹھ ہزار کے لگ بھگ افراد تمباکو سے پیدا ہونے والے سرطانوں اور دل کے امراض سے مرتے ہیں۔ کیونکہ تمباکو نوشوں میں دل کی بیماری کا امکان عام آدمی کے مقابلے میں 60 گنا بڑھ جاتا ہے سانس کی نالی اور منہ کی دیگر بیماریوں کے علاوہ پھیپھڑوں کے سرطان کی وجہ تمباکو نوشی ہی ہے۔ اور سرطان کے علاوہ کئی دیگر بیماریاں بھی انسان کو لگنے کا اندیشہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک نے تمباکو نوشی کے خلاف مہم بڑے زور شور سے جاری کر رکھی ہے اور اس کا ان ممالک کی آبادی پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ ان ممالک میں تمام پبلک جگہوں پر سگرٹ نوشی کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس مہم کے نتیجہ میں وہاں پھیپھڑوں کے سرطان کی وجہ سے ہونے والی اموات کی شرح کم ہو گئی ہے۔

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے ملک میں اگرچہ پبلک اور حکومت کی طرف سے اس بات کا اقرار کیا جاتا ہے کہ سگرٹ نوشی انسانی صحت کے لئے سخت مضر ہے لیکن اس سلسلے میں ابھی تک صحیح اقدامات نہیں کئے جا سکے۔ 1997ء میں حکومت نے پبلک مقامات، بسوں، ویگنوں میں سگرٹ نوشی ممنوع قرار دے دی تھی لیکن اس قانون کا وہی حال ہوا جو ہمارے ملک میں دیگر ایسے قوانین سے ہوتا ہے۔ اس وقت تک دنیا کے 63 ممالک ایسے ہیں جن میں سگرٹ نوشی کی ممانعت اور اشتہار دکھانے پر پابندی کے متعلق باقاعدہ قانون سازی ہو چکی ہے۔ اس پابندی کے نتیجہ میں ان ممالک میں سگرٹ سے پیدا ہونے والی بیماریاں کم ہو رہی ہیں۔ تو سوچنے والی بات ہے کہ ہمارے ملک میں ایسا کیوں نہیں کیا جا سکا اور جو قوانین بن چکے ہیں ان پر سختی سے عمل در آمد کیوں نہیں کیا جاتا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ مغربی ممالک کی سگرٹ ساز کمپنیوں نے اپنے ممالک میں میدان تنگ ہوتا دیکھ کر اپنا مال ترقی پذیر ملکوں کے ہاتھوں فروخت کرنا شروع کر دیا۔ اب ترقی پذیر ملکوں میں پھیپھڑوں کے کینسر کی شرح 75 فی صد ہے جبکہ مغربی ممالک میں صرف 25 فی صد ہے اس کے علاوہ منہ۔ گلے۔ خوراک کی نالی اور مثانہ کا کینسر بھی سگرٹ نوشی سے ہوتا ہے۔ اور نشے کی عادت کا آغاز بھی سگرٹ نوشی ہی سے ہوتا ہے۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ پبلک کو اس عادت کے خطرناک نتائج سے بار بار مطلع کیا جائے اور نوجوان نسل کو اس سے بچانے کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے اور اس پر سختی سے عمل در آمد کو بھی یقینی بنایا جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت مسیح موعود نے تمباکو نوشی کو لغو قرار دیا ہے۔ "تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے۔ اور (صاحب ایمان) کی شان ہے (کہ وہ لغو بات سے پرہیز کرتے ہیں) اگر کسی کو طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہوتا تو اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔

(الحکم 29 مارچ 1903ء بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود تمباکو نوشی سے کراہت کا اظہار ایک موقع پر کچھ اس طرح فرماتے ہیں۔ "تمباکو کے بارہ میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتلایا لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔

(البدر 24 جولائی 1903ء ص 208 بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود ص 206)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد حنیف بھٹی

ایک مخلص اور فدائی خادم سلسلہ

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی

سابق ڈویژنل امیر حیدر آباد و میرپور خاص

محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی آف میرپور خاص سندھ ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ 21۔اپریل 1998ء کو صبح تین بجے کے قریب اس دنیائے فانی سے رحلت فرماگئے۔

محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی ابن مکرم عبدالوہاب صدیقی صاحب ایم بی۔بی ایس عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن کے فارغ التحصیل تھے۔ آپ کی تاریخ پیدائش 1917ء اور سن بیعت 1935ء تھا۔ آپ کو المصلح الموعود کے معالج خصوصی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دامادی کی سعادت حاصل تھی۔ 1948ء میں حیدر آباد دکن پر بھارت کے غاصبانہ قبضے کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی پاکستان آگئے۔

آپ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں ہدایات اور راہنمائی کی خاطر حاضر ہوئے تو حضرت صاحب نے آپ کو میرپور خاص سندھ میں جاکر کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ تعمیل ارشاد میں آپ 1949ء میں میرپور خاص آگئے اور یہیں کے ہو رہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب دنیاوی طور پر میرپور خاص کی معروف سماجی اور فلاحی شخصیت رہے۔ میرپور خاص کے قدیم بہترین ڈاکٹر تھے۔ 1950ء میں میرپور خاص شہر اور ضلع میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنے پرائیویٹ کلینک میں پہلا ایکسرے پلانٹ لگایا۔ اور باقاعدہ پیتھالوجیکل لیبارٹری قائم کی۔ دور و نزدیک ان کے شفائی اثرات کی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں رکھے تھے کافی شہرت تھی۔ لاکھوں لوگ بلا تخصیص مذہب و ملت زبان و نسل ان سے مستفیض ہوئے۔ "میرپور خاص کی تاریخ و تعارف" نامی کتاب مصنفہ جناب مہر کاچھیلوی میں صفحہ 71-70 پر ان کا ذکر ان کے فوٹو کے ساتھ اچھے اور احسن رنگ میں موجود ہے۔

1974ء سے قبل وہ نہ صرف میرپور خاص بلکہ پورے سندھ میں ایک اہم شخصیت تھے کسی بھی سیاسی' سماجی سطح پر سیاستدان اور سماجی ادارے نیز حکمران محترم ڈاکٹر صاحب کو نظرانداز نہیں کرتے تھے۔ ایک دور ایسا بھی تھا کہ ضلع یا ڈویژن کا کوئی بڑے سے بڑا افسر بھی آپ کے کام اگر کوئی ہوں تو کرانے میں اعزاز سمجھتا تھا۔ 1974ء کے بعد بھی ایک موقع پر ملک کے مدارالمہام میرپور خاص تشریف لائے تو استقبالی حاضرین میں سے سب سے پہلے محترم ڈاکٹر صاحب سے مصافحہ کیا یہ تو محترم ڈاکٹر صاحب کی دنیوی وجاہت کا علم تھا۔

اب ان کی دینی خدمات کا ذکر کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے ان کو دنیاوی اعزازات نصیب ہوئے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کم و بیش 1949ء تا 1989ء مقامی جماعت میرپور خاص کے صدر اور امیر رہے اور 1957ء تا 1989ء ضلعی اور حیدر آباد ڈویژن کے جماعت احمدیہ کے امیر رہے۔

آپ کو تین ائمہ احمدیت کے ادوار میں بھرپور خدمت دین کی توفیق ملی۔ تین ائمہ احمدیت کی میزبانی اور معیت کا شرف حاصل ہوا۔ اپنی رہائش گاہ پر ائمہ سلسلہ احمدیہ اور علمائے احمدیت کے ساتھ معززین شہر' وکلاء' پروفیسرز' ڈاکٹرز' اہل علم اور سیاسی شخصیات کے ساتھ مجالس علم و عرفان' مذاکرات کے انتظامات کئے اور تقاریب منعقد کرائیں۔

محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی کی جماعتی اور دینی کاموں میں اس حد تک لگن تھی کہ دور خلافت ثانیہ' ثالثہ' اور رابعہ میں جاری شدہ احکام و ہدایات کی تکمیل اور انصرام کے لئے ہر دوسری مصروفیت پر ترجیح دیا کرتے تھے۔ وہ اپنے ہسپتال میں ہزار ہا روپیہ کی آمد کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اور جب وہ اتنا لمبا وقفہ کرکے اپنے ہسپتال میں بیٹھتے تو مریضوں کا پھر تانتا بندھ جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی۔ بحیثیت ڈاکٹر کئی اہم سیاسی شخصیات کے ذاتی اور فیملی معالج بھی تھے۔ علاج معالجے میں غربا کا' سلسلہ کی خدمت کرنے والوں کا خاص خیال رکھتے تھے اکثر مجھے ذاتی علم ہے ایکسرے اور ٹیسٹ بھی فری کر کے ساتھ رپورٹ بھی دیا کرتے تھے۔

ربوہ میں واٹر سپلائی کا کام ایک لمبے عرصہ کی محنت شاقہ سے وزارت صحت سے مل کر آپ بخیروخوبی حل کروانے میں کامیاب ہوئے۔ اس کام کی تکمیل کے لئے انہوں نے گویا اپنے ہسپتال کو خیرباد کہہ دیا۔ آپ تصور نہیں کرسکتے کہ ایک طرف ہزار ہا روپیہ کی آمد روزانہ' مریضوں کے رخ پلٹنے کا خطرہ اور دوسری طرف دینی خدمت' احکام و ہدایات مرکز جس کے لئے انہوں نے مال اور وقت کی قربانی کا بے مثال نمونہ دکھایا۔

شروع شروع میں میرپور خاص میں بیت الحمد نہ ہونے کی وجہ سے ڈھولن آباد میں اپنے ہسپتال کے ساتھ ایک بڑا کمرہ مخصوص کیا ہوا تھا جو ان کی طرف سے گویا وقف تھا جس میں فجر' مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا ہوتی تھیں ایک لمبے عرصے تک عیدین کی نمازیں ڈھولن آباد کی رہائش گاہ پر ہوتی رہیں اور اب بھی یہ آپ کی سیٹلائٹ والی رہائش گاہ پر ہی ہوتی ہیں۔ پھر آپ نے ڈھولن آباد میں ہی ایک کافی بڑا پلاٹ بیت الحمد کے لئے وقف کرکے پیش کیا جس کا سنگ بنیاد 1966ء میں امام جماعت احمدیہ الثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے رکھا۔

اس کے علاوہ آپ نے سیٹلائٹ ٹاؤن میں اپنے بنگلہ کے متصل ایک کشادہ پرانا مکان مرکز کی اجازت سے جماعتی کاموں کی خاطر خریدا جو بہت ہی مفید ثابت ہوا اور اس سے آنے والی نسلیں استفادہ کرکے آپ کی یاد کو تازہ کیا کریں گی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے 1950ء تا 1959ء کے سندھ کے دورہ جات میں ان کی میزبانی کا شرف حاصل رہا۔

چونکہ آپ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں رہائش رکھتے تھے اس لئے احمدیہ اسٹیٹس کے معاملات میں مرکزی تحریک جدید۔صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان کو محترم ڈاکٹر صاحب کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔

جب محترم ڈاکٹر صاحب 1989ء میں امارت ضلع سے سبکدوش ہوئے تو سابقہ ضلع تھرپارکر میں 34 مقامات پر مستحکم جماعتیں قائم ہو چکی تھیں۔ اس کے علاوہ علاقہ تھر میں کئی مقامات پر نومبایعین کی جماعتیں قائم تھیں وہاں کے معلمین کو بھی محترم ڈاکٹر صاحب کا خاص تعاون حاصل رہا۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو ایک اور رنگ میں بھی طبی خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا۔ وہ اس طرح کہ وقف جدید کے تحت ایک موبائل یونٹ قائم کیا گیا جس کی سرکردگی محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے ذمہ تھی۔ اس موبائل یونٹ کے تحت مٹھی۔ نگرپارکر میں ڈسپنسریاں قائم ہوئیں جن میں اب بھی ڈاکٹر سردار بخش صاحب کام کر رہے ہیں بلکہ مٹھی میں تو ایک وسیع رقبہ پر ہسپتال بھی قائم ہو چکا ہے۔ اور سینکڑوں مریض مستفیض ہو رہے ہیں۔ نفیس نگر میں بھی ایک ڈسپنسری محترم ڈاکٹر صاحب نے وہاں کی مقامی جماعت کے تعاون سے قائم کی جس میں محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب کی سرپرستی میں آنکھ' ناک' کان کے ماہرین ڈاکٹرز کی ٹیمیں جاکر کیمپ لگاتی رہیں اور بے شمار مریض استفادہ کرتے رہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو شروع ہی سے دعوت الی اللہ کا بہت شوق و جذبہ تھا۔ امارت پر فائز ہوتے ہی بہترین قسم کا لاؤڈ سپیکر سیٹ خریدا اور مختلف مقامات پر اپنی ہی گاڑی میں جماعتی جلسوں اور پروگرامز کے لئے لے جاتے تھے اپنے عملہ کو اس کی سیٹنگ (Setting) میں ٹرینڈ کیا ہوا تھا۔ مختلف مواقع پر وہ دعوت الی اللہ کے ٹریکٹ چھپوا بھی لیا کرتے تھے۔ مختلف قسم کے جماعت کی طرف سے چھپے ہوئے سووینئر افسران اور سیاسی شخصیات کو جماعت کے تعارف کے لئے پیش کرتے رہتے تھے۔ ان کی طرف سے دیئے ہوئے ایسے ہی دو سووینئر مجھے ملے جن کے لئے محترم ڈاکٹر صاحب کا حوالہ تھا۔

محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی اور بیوہ بیگم صاحبہ چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند کرے انہیں جنت الفردوس میں اپنی جوار رحمت میں مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

پاکستان کا اقتصادی سروے 97ء-98ء

حکومت پاکستان کی طرف سے 1997-1998ء کے لئے جو اکنامک سروے پیش لیا گیا اس کے بعض اہم نکات درج ذیل ہیں۔

1- مجموعی قومی پیداوار (G.D.P.) میں اس سال کے دوران 5ء4 فی صد اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال یہ اضافہ صرف 1ء3 فی صد تھا۔

2- مہنگائی کا گراف اس سال کے پہلے دس ماہ میں کم ہو کر 8ء2 فی صد ہو گیا جبکہ پچھلے سال اسی عرصہ کے لئے اس کی شرح 11ء6 فی صد تھی۔

3- زرعی شعبہ میں 5ء9 فی صد اضافہ ہوا جبکہ 1996-97ء میں فصلوں کی پیداوار میں 4ء8 فی صد کمی ہوئی تھی۔

4- بڑی بڑی صنعتوں کی پیداوار میں 6ء2 فی صد کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال یہ شرح افزائش منفی 2ء3 فی صد تھی۔

5- تجارتی خسارہ میں جولائی اپریل 1997-98ء کے عرصہ میں 54ء2 فی صد بہتری ہوئی۔ اور اس کی مقدار 1325ء2 ملین ڈالر رہی جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصہ میں یہ 2895ء9 ملین تھا۔

6- مالی خسارے کو مجموعی قومی پیداوار کے پانچ فی صد تک کم کردیا گیا ہے جو کہ 148 بلین روپے رہا۔

7- بجٹ خسارہ کے ٹارگٹ کو حاصل کرلیا گیا ہے باوجود اس کے کہ محاصل میں کمی ہوئی جس کی وجہ وہ اصلاحات تھیں جو اس سال کی گئیں۔

8- قومی بجٹ اس سال جی۔این۔پی کی پندرہ فی صد رہی جبکہ پچھلے سال اس کی مقدار 11ء3 فی صد تھی۔

9- بجٹ کے لئے بنکوں سے قرضہ لینے کی حد کو کریڈٹ پلین ٹارگٹ کے مطابق رکھا گیا۔

10- اشیا کی پیداوار کے شعبہ میں 6ء08 فی صد ترقی ہوئی جبکہ 1996-1997ء میں اس کی مقدار 0ء5 فی صد تھی۔

11- سروس سیکٹر میں 4ء77 فی صد بڑھوتری ہوئی جبکہ پچھلے سال اس کی مقدار صرف 2ء10 فی صد تھی۔

12- ٹرانسپورٹ' سٹوریج اور کمیونیکیشن کے شعبوں میں 8ء8 فی صد کا اضافہ ہوا۔

13- چھوٹی صنعتوں نے اپنی 8ء4 فی صد کی شرح افزائش کو اس سال بھی قائم رکھا۔

14- اس سال کے دوران چاول کی فصل میں 0ء5 فی صد گنا کی فصل میں 26ء4 فی صد۔ گندم میں 12 فی صد۔ چنا 30 فی صد۔ پیاز 6 فی صد اور آلو کی فصل میں 39ء7 فی صد اضافہ ہوا۔ صرف کپاس کی فصل کی پیداوار میں لیف وائرس کے حملے کی وجہ سے کمی ہوئی۔

(ماخوذ روزنامہ "ڈان" 11-جون 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم مولانا عبدالعزیز صاحب شاہد ویس سابق امیر و مربی انچارج جنجی ویوگنڈا عرصہ 5 ماہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب کرام سے اس مخلص خادم سلسلہ کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم خلیل الرحمن صوفی صاحب فلاڈلفیا امریکہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں بیماری پیچیدہ ہے احباب کرام کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ آپ پرانے خادم حضرت صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی سابق مربی سلسلہ امریکہ کے بیٹے ہیں۔

○ محترمہ بشیراں رفیق صاحبہ زوجہ چوہدری محمد رفیق صاحب اٹھوال حال مقیم دارالعلوم شرقی ربوہ کے پیٹ میں پانی اور رسولی کے کامیاب آپریشن اور مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر خالد احمد چٹھہ نصرت آباد فارم (ضلع میرپور خاص۔ سندھ) کی والدہ محترمہ حامدہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ اور جام شورو ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب سے ان سب مریضوں کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم سردار محمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 98-6-7 کو لاہور میں وفات پا گئیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ بیت المبارک میں بعد عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم چوہدری نصراللہ خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 55/2-L محمود پور ضلع اوکاڑہ 10- اور 11- جون 98ء کی درمیانی رات کو ڈاکوؤں کی مزاحمت کرتے ہوئے وفات پا گئے۔ آپ 18- ستمبر 1919 کو اسی چک میں چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار جو حضرت بانی جماعت احمدیہ کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نواب محمد الدین صاحب (وفات یافتہ) کے بھتیجے تھے اور چوہدری شاہ نواز صاحب (وفات یافتہ) کے بھانجے تھے۔ اور مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب گلبرگ لاہور کے چھوٹے بھائی تھے۔

آپ اندازاً 35 سال جماعت احمدیہ چک نمبر 55/2-L محمود پور کے صدر رہے اور مجلس مشاورت کے اکثر اجلاس میں نمائندگی کرتے رہے۔ آپ ضلع ساہیوال اوکاڑہ کے ناظم ضلع مجالس انصاراللہ بھی رہے۔

ڈاکٹر رشید الدین صاحب آئی سپیشلسٹ آپ کے داماد ہیں۔ پہلے چک نمبر 55/2-L محمود پور میں ان کا جنازہ پڑھا گیا اس کے بعد ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں 11- جون کو مغرب کی نماز کے بعد بیت المبارک میں ان کا جنازہ پڑھا گیا اور ربوہ ہی میں ان کی تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔

گمشدہ کاغذات

○ مکرم نعمان احمد چیمہ کی B.A کی مارک شیٹ 98-6-4 کو سرگودھا سے ربوہ آتے ہوئے گم ہو گئی ہے جس صاحب کو ملے وہ درج ذیل پتہ پر پہنچا دے 9/15 دارلیمن شرقی فون نمبر 212505

اعلان نیلامی ملبہ کوارٹرز

○ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں کوارٹر نمبر 28-29-40-43 کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 98-6-21 کو فروخت کیا جائے گا۔ خواہش مند احباب استفادہ فرمائیں۔ رقم نقد موقعہ پر وصول کی جائے گی۔ وقت صبح 9 بجے۔

(ناظم جائیداد)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے فضل فرماتے ہوئے مکرم شریف احمد صاحب ساکن فیصل آباد کو بتاریخ 98-5-11 دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام دبیر احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری نور احمد عابد صاحب کا نواسہ اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کا پوتا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالقادر قریشی صاحب مقیم ہمبرگ جرمنی کو بتاریخ 98-1-17 پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام شائل احمد عطا فرمایا ہے نیز وقف نو میں بھی قبول فرما لیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب کا نواسہ اور مکرم عبدالحمید قریشی صاحب پہلا پوتا ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو صحت و سلامتی سے لمبی عمر بخشے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

اجتماعات واقفین نو

شیخوپورہ شہر مورخہ 98-4-19 اور 98-4-26 کو شیخوپورہ شہر کے واقفین نو کی تیسری سالانہ ریلی منعقد ہوئی 19- اپریل کو ورزشی پروگرام منعقد ہوئے اور 98-4-26 کو علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے اختتامی تقریب میں مکرم عقیل احمد صاحب مربی سلسلہ نے والدین اور بچوں کو نصائح فرمائیں اور اعزاز پانے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے۔ سب واقفین نو نے کلو اجمیعاً میں حصہ لیا۔

حلقہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ مورخہ 10- مئی 1998ء بروز اتوار حلقہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کے واقفین نو کا تیسرا سالانہ اجتماع کوٹ گوندل میں منعقد ہوا۔ مکرم رفیق احمد صاحب بٹ سیکرٹری ضلع سیالکوٹ نے افتتاح فرمایا افتتاح کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اس اجتماع میں 228 واقفین نو اور 175 والدین اور 68 دیگر احباب اور 25 مہمان شامل ہوئے۔

اختتامی تقریب میں وکالت وقف نو کی نمائندگی مکرم سید طاہر محمود ماجد مربی سلسلہ نے کی۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ امیر حلقہ نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کروائی۔

حلقہ گوہد پور ضلع سیالکوٹ مورخہ 15- مئی بروز جمعۃ المبارک حلقہ گوہد پور کے واقفین نو کا تیسرا سالانہ اجتماع بیت الذکر گوہد پور میں منعقد ہوا مکرم رفیق احمد صاحب بٹ سیکرٹری وقف نو ضلع نے افتتاحی خطاب کیا بعد ازاں علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے اس اجتماع میں 19 بچے 17 والدین اور 3 دیگر احباب نے شمولیت کی مکرم ملک مظفر احمد صاحب نمائندہ امیر حلقہ نے اختتامی اجلاس میں بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور دعا پر اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 17- مئی بروز اتوار حلقہ امارت چونڈہ کے واقفین نو کا تیسرا سالانہ اجتماع بیت الذکر چونڈہ میں منعقد ہوا مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب امیر حلقہ نے افتتاحی خطاب کیا بعد ازاں علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اس پروگرام میں 46 واقفین نو اور 28 والدین اور 18 دیگر احباب نے شرکت کی اختتامی تقریب میں مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور والدین کو نصائح سے نوازا۔

اسلام آباد غربی مورخہ 9- مارچ کو اسلام آباد غربی کے واقفین کا ایک تربیتی پروگرام فاطمہ جناح پارک F-9 میں منعقد ہوا اس پروگرام میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو شامل ہوئے۔ ایم ٹی اے کے لئے ریکارڈنگ مکرم منیر احمد صاحب بسمل اور ان کی ٹیم نے کی اس پروگرام میں 33 واقفین نو اور 18 والدین نے شمولیت کی۔

لکی نو ضلع جھنگ مورخہ 26- اپریل لکی نو ضلع جھنگ میں واقفین نو اور ان کے والدین کا اجلاس منعقد ہوا اس اجلاس میں علمی و ورزشی مقابلے کروائے گئے اس میں 18 واقفین نو اور 22 والدین شامل ہوئے اعزاز پانے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

ہزارہ ڈویژن مورخہ 10- مئی 98ء بروز اتوار ہزارہ ڈویژن کے واقفین نو کا سالانہ اجتماع ہری پور میں منعقد ہوا اس اجتماع میں مانسہرہ، داتا، ہری پور، ایبٹ آباد، تربیلا کے واقفین نے شمولیت کی مکرم نوید احمد سعید صاحب نمائندہ وکالت وقف نو نے شمولیت کی اجتماع کے بعد تمام بچوں اور والدین نے حطار جوس فیکٹری کا مطالعاتی دورہ کیا۔

سالانہ اجلاس ضلع لاہور مورخہ 17- مئی بروز اتوار ضلع لاہور کے واقفین نو کا سالانہ اجلاس مکرم امیر صاحب ضلع لاہور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو نے شمولیت کی اس اجلاس میں 43 حلقہ جات کی سو فیصد نمائندگی تھی۔ 385 واقفین نو اور 423 والدین نے شمولیت کی۔ مکرم راجہ غالب احمد صاحب نے حضرت رسول کریم ﷺ کی سیرت پر بچوں کو بتایا۔ مکرم وکیل صاحب وقف نو نے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بچوں کو نصائح فرمائیں آخر پر مکرم امیر صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے بچوں کی جوس اور بسکٹ کے ذریعہ ضیافت بھی کی گئی۔

حفظ قرآن کلاس دارالرحمت وسطی ربوہ۔ 15- اپریل سے محلہ کی سطح پر حفظ قرآن کلاس شروع ہو چکی ہے۔

عشرہ قرآن کریم دارالیمن وسطی ربوہ کے تحت یکم اپریل تا 15- اپریل عشرہ قرآن کریم منایا گیا مورخہ 11- اپریل جلسہ عام منعقد ہوا جس میں 48 واقفین نو 19 والدین شامل ہوئے۔

اجلاس تقسیم سندات قرآن مجید مورخہ 30- مئی بروز ہفتہ اجلاس تقسیم سندات قرآن مجید دارالیمن وسطی ربوہ میں منعقد ہوا 26- واقفین نو کو اسناد دی گئیں اس تقریب میں 102 واقفین نو اور 62 والدین اور 9 نگران ٹیچرز نے شمولیت کی۔ مکرم مرزا غلام قادر صاحب سیکرٹری وقف نو ربوہ نے بچوں میں اسناد تقسیم کیں۔

راولپنڈی مورخہ 10- مئی کو راولپنڈی شہر صدر اور گوجر خان کے واقفین نو کا جائزہ ٹیسٹ بیت الحمد مری روڈ میں منعقد ہوا کل 128 واقفین نو نے شرکت کی اور واقفین نو کو اسناد اور گفٹ پیک دیئے گئے اس ٹیسٹ میں سیکرٹری صاحب وقف نو راولپنڈی کی معاونت مکرم داؤد احمد نعیم صاحب اور مکرم سید انور احمد شاہ اور محترمہ روشن آراء بیگم صاحبہ اور محترمہ نصرت کچلو صاحبہ نے کی۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 16: جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

17جون غروب آفتاب	7-18
18جون طلوع آفتاب	5-00

عالمی خبریں

امریکہ کی وزیر خارجہ میڈلین البرائٹ نے کہا ہے کہ اب امریکہ دنیا کو اپنی مرضی سے نہیں چلا سکتا۔ پابندیوں پر نظر ثانی کے لئے مجبور ہے۔ بھارت اور پاکستان کے خلاف پابندیوں سے نہ صرف دونوں ممالک بلکہ امریکہ کے تجارتی مفادات کو بھی نقصان پہنچے گا۔ مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر پاک بھارت کشیدگی کا خاتمہ ممکن نہیں۔ امریکہ عالمی برادری سے مل کر اس کے حل کی کوشش کرتا رہے گا۔

نیٹو نے سرب حکومت کی ظالمانہ کارروائیاں رکوانے کے لئے علاقہ میں جنگی مشقیں شروع کردی ہیں۔ سرب صدر مشاورت کے لئے روس پہنچ گئے ہیں۔ روس نے نیٹو میں اپنے فوجی سفیر کو فوری طور پر واپس بلالیا ہے۔

بھارت میں اسرائیلی سفیر نے کہا ہے کہ اسرائیل بھارت دوستی ہمیشہ قائم رہے گی۔ ہندو اور یہودی کلچر میں بہت سی قدریں مشترک ہیں۔

"ایشیاویک" جریدہ نے ایک خصوصی رپورٹ میں لکھا ہے کہ انڈونیشیا میں اسلام سیاسی طوفان بن کر ابھر رہا ہے۔ نئے صدر حبیبی اسلامی گروپوں کی تشکیل کو نہیں روک سکیں گے۔

عراق کے لئے اقوام متحدہ کے چیف اسلحہ معائنہ کار رچرڈ بٹلر نے کہا ہے کہ عراق پر عائد پابندیاں جلد اٹھالی جائیں گی۔

بھارتی جرنیل نے اعتراف کیا ہے کہ سیاچن میں بھارت کا بھاری نقصان ہوا ہے۔

فلسطینی انتہاپسند تنظیم حماس نے عرفات حکومت میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

اسرائیل نے طالبان مخالف قیادت سے روابط بڑھانا شروع کردیئے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

پنجاب حکومت نے سال 99-98ء کے لئے 104 ارب روپے کا بجٹ پیش کردیا ہے۔ جس میں وسائل کا تخمینہ 88- ارب 99 کروڑ روپے ہے اس میں ترقیاتی پروگرام کے لئے 17 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں 7- ارب روپے کے اضافی ٹیکس ہوں گے۔ ٹریکٹر مزید ایک لاکھ روپے سستا کردیا گیا ہے۔ ہوائی جہازوں کے ٹکٹوں پر ٹیکس اور ہر آمدی ٹیکس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ہوٹلوں پر سٹمپ ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ کم آمدنی والے افراد کو پلاٹ ملیں گے۔ نجی گاڑیوں پر 2 فیصد ٹیکس لگے گا۔ 6 سے زائد افراد کی گنجائش والی گاڑیوں پر 168 روپے فی سیٹ ڈیوٹی۔ اس سے بڑی گاڑیوں پر 300 روپے فی سیٹ ٹیکس ہو گا۔ ٹرالر کے ساتھ چلنے والی گاڑیوں پر 7500 روپے فیس عائد ہو گی۔ اخبارات و جرائد کے ڈیکلریشن پر 5 ہزار روپے فیس لگا دی گئی ہے۔ نجی تعلیمی اداروں کے لئے پراپرٹی ٹیکس میں چھوٹ ختم کردی گئی ہے۔ مالکان کے زیر قبضہ جائیداد کی سالانہ قیمت میں اضافہ' اور پراپرٹی ٹیکس کا نیا نظام رائج ہو گا۔ کمپنیوں جیولرز اور جنرل سٹورز اور لگژری کلبوں پر نئے ٹیکس ہوں گے۔ سکولوں' ہوسٹلوں' بورڈنگ ہاؤسز پر 25 فیصد سالانہ ٹیکس ہو گا۔ 16 سو سی سی گاڑیوں پر 2500 روپے اور لگژری گاڑیوں پر 5 ہزار روپے ٹیکس لگایا گیا ہے۔ رکشا' ٹرک' کار اور لگژری گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس کی شرح میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ان کی ڈرائیونگ لائسنس فیس بھی بڑھادی گئی ہے۔ مختار نامہ منتقلی جائیداد پر فیس ایک ہزار روپے ہو گی۔ ابتدائی تعلیم کے لئے 20- ارب 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں ہائر سیکنڈری سکولوں۔ کالجوں اور ٹیکنیکل اداروں پر 9 ارب 76 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ 50 ہزار افراد کو روزگار دیا جائے گا۔ امن و امان میں بہتری کے لئے 5 ہزار سپاہی بھرتی کئے جائیں گے۔ جن پر 5 کروڑ 35 لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ لاہور سے فیصل آباد تک دو رویہ سڑک تعمیر کی جائے گی۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں اربن ٹرانسپورٹ کا آغاز ہو گا۔

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی زیر صدارت منعقد ہونے والے کابینہ کے خصوصی اجلاس میں 1999-1998ء کے لئے صوبائی بجٹ کی منظوری دے دی گئی ہے۔ میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ اہم محکموں کی چربی اتار کر 15- ارب کی بچت کی جائے گی بیروزگاری کے خاتمہ کے لئے 60 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ قرضے گھریلو صنعتوں کے قیام کے لئے ہوں گے۔ کالاباغ ڈیم سے چاروں صوبے مستفیض ہوں گے۔

صوبہ سرحد کی حکومت نے 33 ارب چالیس لاکھ روپے کا بجٹ پیش کردیا ہے۔ صوبائی بجٹ کے لئے منعقدہ سرحد اسمبلی کے اجلاس میں صوبائی اسمبلی کے ارکان کی بدترین ہنگامہ آرائی کے دوران ایوان مچھلی مارکیٹ بن گیا۔ اپوزیشن ارکان نے بجٹ تقریر کے آغاز سے قبل ہی کالاباغ ڈیم پر احتجاج کرتے ہوئے بجٹ کی کاپیاں پھاڑ ڈالیں۔ فرید طوفان نے سردار مہتاب وزیر اعلیٰ سرحد کو مائیک مارنے کی کوشش کی۔ لیگی ارکان نے وزیر اعلیٰ کے گرد گھیرا بنالیا۔ حکومتی ارکان کے تحمل کے باعث ایوان میں ہاتھاپائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اپوزیشن ڈیڑھ گھنٹہ ہنگامہ آرائی کے بعد واک آؤٹ کر گئی۔

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ سردار اختر مینگل کے خلاف تحریک عدم اعتماد صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں پیش کردی گئی ہے۔ جس پر رائے شماری 20- جون کو ہوگی۔ تحریک عدم اعتماد پر مسلم لیگ کے 11- ارکان نے دستخط کئے۔ مسلم لیگی ارکان وزارتوں سے مستعفی ہو کر آزاد حزب اختلاف کی نشستوں پر بیٹھے۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان سردار اختر مینگل نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ مسلم لیگ کی مرکزی قیادت قسطوں میں فیصلے کر رہی ہے۔

صوبہ بلوچستان میں مسلم لیگ شدید بحران کا شکار ہو گئی ہے مرکزی اور صوبائی قیادت میں اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ صوبے میں مسلم لیگ کا وجود خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ صوبے میں پارٹی کے تمام عہدیداروں نے احتجاجاً استعفے دینے کا اعلان کیا ہے۔

بلوچستان میں تحریک عدم اعتماد کے حامی اور مخالف ارکان کی تعداد برابر ہے۔ بی این پی کے دو ووٹ ہیں۔ گورنر نے وزیروں کے استعفے قبول کر لئے ہیں۔ مسلم لیگ بلوچستان کے صدر تحریک عدم اعتماد کے مخالف ہیں۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے لندن میں مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی کلب کی رکنیت حاصل کرکے رہیں گے۔ دھماکوں کے بعد بھارت آزاد کشمیر پر حملے کی بات نہیں کرتا۔ مسئلہ کشمیر کے حل سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے ہم نے قوم کو پابندیوں کے لئے تیار کرلیا ہے۔

سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ٹریڈ سرٹیفکیٹ کی فیس جمع کروانے کی تاریخ میں 30- جون تک توسیع کردی ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

امسال نازل ہونے والی اللہ کی رحمتوں کی مبارک۔ موقعہ پر احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد
سنٹرالائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
213100

احباب جماعت کیلئے ایک اور تحفہ!
"تندرستی اور حفاظت ساتھ ساتھ"
ایلومینیم کے بد اثرات دور کرنے کیلئے ادویات
تمام پوٹینسیوں میں مکمل کورس بالکل ہی معمولی قیمت میں
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ

1. ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال چھوڑ دیں
ایلومینیم کے زہریلے اثرات کو ختم کرنے کیلئے
ہومیو پیتھک نسخہ
ایلومینیم ایک ہزار، دس ہزار، پچاس ہزار اور ایک لاکھ طاقت پر مشتمل چار عدد ادویات بمع طریقہ استعمال، چند افراد خانہ کیلئے دو سال کا مکمل علاج
10ML قطرے (شو ایبے طرز کی شیشی سیل بند) یا
20 گرام گولیوں میں 10X4 =/40
ایلومینیم اور ہماری صحت (معلوماتی کتابچہ) 10X1 =/10
=/50

2. ایٹمی تابکاری کے اثرات سے بچنے کا آزمودہ علاج
1. ریڈیم برومائیڈ CM 2 کارسی نوسینم CM
(چند افراد خانہ کیلئے 4-6 مہینے کی دوائی) بمع طریقہ استعمال۔
10ML قطرے (شو ایبے طرز کی شیشی سیل بند) یا
20 گرام گولیوں میں 10X2 =/20
نوٹ، ایک یا دونوں دوائیوں کا بذریعہ ڈاک خرچ =/40 روپے اسکے علاوہ ہوگا۔

تشخیص علاج ادویات
ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار، ربوہ، فون: 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

پتہ بیرون